قرآن کتاب ہدایت

تصور علی جوادی

موجودات عالم میں کوئی بھی چیز عبث و بے جا نہیں بلکہ ہر چیز کسی نہ کسی مقصد کی خاطر خلق کی گئی ہے۔ ہم نے اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ خود نزول قرآن کا مقصد کیا ہے؟ اس ضمن میں ہم قرآن ہی سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں کہ قرآن کس مقصد کے لئے نازل کیا گیا ہے۔

چنانچہ سورہ النمل میں ارشاد ہوتا ہے:

تِلْکَ اٰیَاتُ الْقُرْاٰنِ وَ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ هُدًی وَّ بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ

قرآن اور روشن کتاب کی یہ آیات ایمان والوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہیں۔ (۱)

اس آیہ مبارکہ میں قرآن کو ہدایت اور بشریٰ للمومنین قرار دیا گیا۔ اسی طرح سورہ یونس میں قرآن کو موعظہ' شفا' ہدایت اور رحمت قرار دیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَائَتْکُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَّبِّکُمْ وَ شِفَاءٌ لِمَا فِی الصُّدُوْرِ وَ هُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور موعظہ آیا ہے۔ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اس کے لئے باعث شفا ہے اور صاحبان ایمان کے لئے رحمت ہے۔ (۲)

ان آیات میں جو چیز مشترک ہے وہ یہ ہے کہ قرآن انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ نزول قرآن کا اہم ترین مقصد ہدایت بشری ہے۔ بلکہ قرآن میں جب گزشتہ کتب سماویہ کا تذکرہ آتا ہے تو خالق اکبر نے ان کتب کو بھی کتاب ہدایت ہی قرار دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِیْلَ مِنْ قَبْلُ هُدًی لِلنَّاسِ

اس (قرآن) سے پہلے توریت اور انجیل اتاریں جو لوگوں کے لئے ہدایت ہیں۔ (۳)

اس آیت میں تورات اور انجیل کی وجہ نزول اس زمانے کے لوگوں کی ہدایت بیان کی گئی ہے۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ

بے شک ہم نے توریت نازل کی۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ (۴)

اس آیہ مجیدہ میں فرمایا کہ ہم نے توریت نازل کی جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اب یہاں پر ہدایت کے ساتھ ساتھ توریت کو نور کہا گیا۔ اسی طرح انجیل کے بارے میں ملتا ہے:

وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ

اور ہم نے اسے انجیل عطا کی، جس میں ہدایت اور نور ہے۔ (۵)

پھر سورہ الانعام میں کتاب موسیٰ (توریت) کے متعلق حکم ہوتا ہے۔

قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ

(اے پیغمبرؐ!) آپ فرما دیجئے: کس نے وہ کتاب نازل کی جو موسیٰؑ لائے تھے، روشنی اور لوگوں کی ہدایت۔ (۶)

ان آیات میں آسمانی کتابوں کو ہدایت اور نور کہا گیا۔ چنانچہ ایک اور مقام پر ان کتب کا مقصد یوں بیان فرمایا:

وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

اور جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (توریت) اور فرقان عطا کی تاکہ تم ہدایت پا سکو۔ (۷)

ان آیات سے واضح ہوا کہ کتب آسمانی کے نزول کا مقصد عظیم، ہدایت بشری ہے لیکن یہ کتب لے کر رکھ لینے سے ہدایت کا سامان میسر نہیں آتا۔ توریت، زبور اور انجیل وغیرہ میں تو انکے ماننے والوں نے اتنی تبدیلیاں کر دیں کہ ان کتب کی اصل شکل مسخ ہو کر رہ گئی ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے ان پر عمل نہیں، بلکہ ایمان ضروری ہے۔ البتہ قرآن حکیم جو ایک دائمی اور آفاقی کتاب ہے، جس میں کسی قسم کی تحریف واقع نہیں ہوئی، پر ایمان کے ساتھ ساتھ عمل بھی واجب ہے۔ جہاں قرآن کو بیشتر آیات میں ہدایت قرار دیا گیا ہے، وہاں رسول خدا ﷺ کو ہادی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ذات واجب ہے۔

وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

اور (حبیبؐ!) تو صراط مستقیم کی (طرف) ہدایت کرنے والا ہے۔ (۸)

آیئے ایک مرتبہ پھر ان آیات کا مطالعہ کریں، جن میں قرآن کو ہدایت کہا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں چند ایک آیات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ۔ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ

حکمت والی کتاب کی یہ آیات نیکوکاروں کے لئے ہدایت اور رحمت ہیں۔ (۹)

وَ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

نزول کتاب کا مقصد یہ ہے کہ لوگ جس بات میں اختلاف کریں ان پر بیان (روشن) کر دی جائے اور کتاب مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ (۱۰)

و نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئی و ھدی و رحمۃ و بشری للمسلمین

اور ہم نے تم پر قرآن نازل کیا جس میں ہر چیز کا کھلا کھلا بیان ہے اور یہ قرآن مسلمان کے لئے ہدایت' رحمت اور بشارت ہے۔ (۱۱)

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ

یہ قرآن اس راستے کی ہدایت کرتا ہے جو قوی ترین ہے۔ (۱۲)

ہم نے اس مختصر نوشت میں دیکھنا یہ ہے کہ کتاب سے ہدایت لینے کا جو طریقہ ہم نے اپنایا ہوا ہے' کیا وہ ہماری ہدایت کے لئے کافی ہے؟ ہماری بد قسمتی اور قرآن کی غربت کا یہ عالم ہے کہ وہ کتاب جو بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے نازل کی گئی' صرف مرنے والوں کی فاتحہ' قل یا چہلم کے موقع پر پڑھی جاتی ہے یا پھر مساجد اور امام بارگاہوں میں اس کو رسماً" پڑھایا جاتا ہے۔ حدیث میں ملتا ہے:

نَوِّرُوا بُيُوتَكُمْ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ

اپنے گھروں کو تلاوت قرآن سے منور کرو۔

لیکن کیا کتاب ہدایت سے ہم استفادہ کر رہے ہیں؟ اس کا بہتر جواب قارئین کرام خود دے سکتے ہیں۔ جو لوگ رسماً" کتاب ہدایت کا مطالعہ کرتے بھی ہیں' وہ اس میں غور و فکر نہیں کرتے بلکہ صرف طوطے کی طرح پڑھنے بلکہ رٹ لینے کو بہت بڑا اعزاز سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن یہ فرماتا ہے:

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْا

یہ کتاب جسے ہم نے آپؐ پر نازل کیا ہے' بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں تدبر و تفکر کریں۔ (۱۳)

ہمارے معاشرے میں کتاب الہٰی مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے:

۱۔ گھر میں خیر و برکت کے لئے رکھا جاتا ہے۔

۲۔ تعویذات وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

۳۔ وعدہ وعید اور قول و قسم وغیرہ کے لئے۔

۴۔ مرنے والوں کے ایصال ثواب کے لئے۔

۵۔ محفل میں سرنامہ کلام کے لئے تبرکاً" ایک آدھ آیت پڑھی جاتی ہے۔

مرحوم ماہر القادری نے "قرآن کی فریاد" کے عنوان سے نظم لکھ کر واقعاً" قرآن سے امت مسلمہ کے سلوک کی ترجمانی کی ہے۔ (۱۴) ضرورت اس امر کی ہے کہ آیات کتاب' حکمت و ہدایت پر غور کیا جائے' چونکہ قرآن نے حکم بھی یہی دیا ہے۔ مختلف مقامات پر تدبر فی القرآن کا حکم ملتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ قرآن کتاب ہدایت ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں ہدایت کیا ہے؟ لفظ ہدایت قرآن میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ اس کی بنیاد دو معانی ہیں۔

۱۔ ہدایت تکوینی ۲۔ ہدایت تشریعی

ہدایت تکوینی کیا ہے؟

ہدایت تکوینی ہدایت کی وہ قسم جو تمام موجودات عالم میں پائی جاتی ہے۔ اس سے مراد وہ ہدایت ہے جو تمام موجودات کو نظام خلقت کے تحت عالم ہستی کے قوانین کی پابندی کے ساتھ پروردگار عالم سے حاصل ہوتی ہے۔ قرآن مجید اس ضمن میں حضرت موسیٰؑ کا قول نقل کرتا ہے:

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی

موسیٰؑ نے کہا: ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کی ہدایت کی۔ (۱۵)

ہدایت تشریعی کیا ہے؟

وہ ہدایت جو انبیاء اور کتب آسمانی کے ذریعے انجام پذیر ہوتی ہے اور نوع انسانی کی تعلیم و تربیت سے تعمیر و ترقی کی راہیں طے کرتی ہے۔ اس کے شواہد بھی قرآن میں بہت سے ہیں۔ رہی انبیاء اور آئمہ کے ذریعے ہدایت تو اس ضمن میں ایک آیت یہ بھی ہے:

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا

ہم نے انہیں رہنما قرار دیا تاکہ ہمارے امر سے لوگوں کی ہدایت کریں۔ (۱۶)

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآنی ہدایت پرہیزگاروں کے ساتھ کیوں مخصوص ہے؟ مثلاً" سورہ بقرہ میں ہے۔

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ

(یہ) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں' متقین کے لئے ہدایت ہے۔ (۱۷)

مندرجہ بالا آیت میں ہدایت کو متقین کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے۔ کیوں؟ یہ مسلم ہے کہ قرآن تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ اس کی ہدایت کو پرہیزگاروں کے ساتھ مخصوص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب تک تقویٰ کا کچھ حصہ انسان میں موجود نہ ہو وہ قلب سلیم نہ رکھتا ہو اور حق بات قبول کرنے کے لئے آمادہ نہ ہو اس کے لئے آسمانی کتابوں اور انبیاء کی دعوت سے ہدایت کا

حصول محال ہے۔ بالفاظ دیگر جن لوگوں کے پاس ایمان نہیں انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جو حق کی تلاش میں ہیں اور اس قدر تقویٰ ان میں موجود ہے کہ جہاں کہیں حق کو پائیں گے اسے قبول کرلیں گے اور دوسرا حصہ وہ ہے جو ہٹ دھرم، متعصب اور ہوا پرست لوگوں پر مشتمل ہے جو نہ صرف یہ کہ حق تلاش نہیں کرتے بلکہ جہاں کہیں اسے دیکھتے ہیں اسے ختم کر دینے کے درپے ہوتے ہیں۔ اب یہ مسلم ہے کہ قرآن اور دوسری آسمانی کتب صرف پہلے گروہ کے لئے مفید تھیں اور ہیں بھی اور دوسرا گروہ ان کی ہدایت سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ گویا فاعل کی فاعلیت کے علاوہ قبول کرنے والے میں قبولیت کی شرط بھی ہے۔ اس میں فرق نہیں کہ ہدایت تکوینی ہو یا ہدایت تشریعی

زمین شورہ زار ہر گز سنبل بر نیارد
اگرچہ ہزاران مرتبہ باران بر آن ببارد

یعنی شوردار زمین سے فصل نہیں اگتی چاہے ہزاروں مرتبہ اس پر بارش برسے۔

بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ زمین آمادہ ہو تاکہ وہ بارش کے حیات بخش قطروں سے بہرہ ور ہو سکے۔ وجود انسانی کی سرزمین بھی جب تک ہٹ دھرمی، عناد اور تعصب سے پاک نہ ہو ہدایت کے بیج کو قبول نہیں کرتی۔ (۱۸)

***

حوالہ جات

۱۔ سورہ النمل ۱۔۲
۲۔ سورہ یونس ۵۷
۳۔ سورہ آل عمران ۳، ۴
۴۔ سورہ المائدہ ۴۴
۵۔ سورہ المائدہ ۴۶
۶۔ سورہ الانعام، ۹۱
۷۔ سورہ البقرہ، ۵۳
۸۔ سورہ الشوریٰ ۵۲
۹۔ سورہ لقمان ۳
۱۰۔ سورہ النحل، ۶۴
۱۱۔ سورہ النحل ۸۹
۱۲۔ سورہ الاسراء ۹
۱۳۔ سورہ ص، ۲۹
۱۴۔ المیزان شمارہ ۴، ص ۱۳۲
۱۵۔ سورہ طٰہٰ، ۵۰
۱۶۔ سورہ الانبیاء ۷۳
۱۷۔ سورہ البقرہ ۲
۱۸۔ تفسیر نمونہ جلد ۱

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ (الممتحنة، ۱)

اے ایمان لانے والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو اپنا سرپرست نہ بناؤ